بسم اللہ الرحمن الرحیم

کارروائی مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

مورخہ ۲۸/مارچ ۱۹۹۷ء مرکزی دفتر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ مین بازار، اوکھلا، نئی دہلی

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا اجلاس آج مورخہ ۸۲/مارچ ۱۹۹۷ء بوقت ساڑھے نو بجے دن بورڈ کے مرکزی دفتر دہلی میں زیر صدارت حضرت مولانا سراج الحسن صاحب نائب صدر بورڈ منعقد ہوا، جس میں درج ذیل اراکین عاملہ و مدعوین شریک ہوئے۔

اراکین عاملہ:

۱۔	حضرت مولانا سراج الحسن صاحب	نائب صدر بورڈ
۲۔	مولانا سید نظام الدین صاحب	جنرل سکریٹری بورڈ
۳۔	مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب	سکریٹری بورڈ
۴۔	جناب عبدالستار یوسف شیخ صاحب	,,
۵۔	مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب	خازن
۶۔	جناب مولانا مجاہدالاسلام صاحب قاسمی	پٹنہ
۷۔	مولانا مفتی اشرف علی صاحب	بنگلور
۸۔	مولانا مفتی محمد برہان الدین صاحب سنبھلی	لکھنؤ
۹۔	پروفیسر ریاض عمر صاحب	دہلی
۱۰۔	مولانا احمد علی قاسمی صاحب	,,
۱۱۔	جناب ابراہیم سلیمان سیٹھ صاحب	کیرالا
۱۲۔	مولانا حکیم محمد عرفان الحسینی صاحب	کلکتہ
۱۳۔	مولانا محمد جعفر صاحب قیم جماعت اسلامی ہند	دہلی
۱۴۔	جناب الحاج کاکا سعید احمد صاحب	مدراس
۱۵۔	جناب یوسف حاتم مچھالہ صاحب ایڈوکیٹ	بمبئی

۱۶۔ جناب ظفریاب جیلانی صاحب ایڈوکیٹ — لکھنؤ

۱۷۔ جناب عبدالمنان صاحب ایڈوکیٹ — ,,

مدعوین کرام:

۱۔	مولانا اسرارالحق صاحب قاسمی	دہلی
۲۔	مولانا محمد رضوان القاسمی صاحب	حیدرآباد
۳۔	مولانا محمد ارشد قاسمی صاحب	سہارنپور
۴۔	مولانا سید مصطفیٰ رفاعی ندوی صاحب	بنگلور
۵۔	مولانا محمد فقیہ الدین صاحب	دہلی
۶۔	مولانا محمد شفیع مونس صاحب	دہلی
۷۔	مولانا سید احمد ہاشمی صاحب	,,
۸۔	مولانا عبداللہ صاحب اجرارہ	میرٹھ
۹۔	مولانا عتیق احمد بستوی صاحب	لکھنؤ
۱۰۔	ڈاکٹر محمد منظور عالم صاحب	دہلی
۱۱۔	مولانا عبدالستار صاحب	گجرات
۱۲۔	مولانا شاہ فضل الرحیم صاحب	جے پور
۱۳۔	مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب	دہلی
۱۴۔	پروفیسر آفتاب احمد صاحب	علی گڈھ
۱۵۔	مولانا نیاز احمد رحمانی صاحب	آفس سکریٹری
۱۶۔	رضوان احمد ندوی	پٹنہ

اجلاس کا آغاز مولانا نیاز احمد رحمانی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جنرل سکریٹری بورڈ مولانا سید نظام الدین صاحب نے ارکان بورڈ اور معززین مرحومین کا نام سنایا اور دعا مغفرت اور تعزیت کی تحریک پیش کی، مولانا مجاہدالاسلام صاحب قاسمی نے مرحومین کی خدمات کا تفصیلی تذکرہ فرمایا، صدر اجلاس مولانا سراج الحسن صاحب اور تمام حاضرین نے مرحومین کے لئے دعاء مغفرت کی اور تجویز تعزیت منظور کی۔

تجاویز تعزیت

۱۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا اجلاس مولانا قاضی اطہر مبارکپوری کے وصال پر اپنے صدمے کا اظہار کرتا ہے، مولانا مرحوم معروف صاحب قلم اور قیمتی کتابوں کے مصنف تھے، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے تاسیسی رکن تھے، بورڈ کے اجلاس میں پابندی سے شرکت فرماتے اور بورڈ کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے میں کوشاں رہے، مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مولانا مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے مراتب بلند فرمائے اور ان کی دینی و علمی خدمات کو قبول فرمائے، یہ اجلاس مولانا مرحوم کے پس ماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

۲۔ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس جناب ذوالفقار اللہ صاب الہ آباد کے سانحہ ارتحال پر اپنے گہرے صدمے کا اظہار کرتا ہے، مرحوم مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن تاسیسی ہونے کے ساتھ مجلس عاملہ کے بھی ہمیشہ رکن رہے، وہ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے صدر بھی تھے، مرحوم بہت سی خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے، مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مرحوم کے لئے دعاء مغفرت اور پس مانگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے، اللہ تعالی ان کے حسنات کو قبول فرمائے اور مراتب بلند فرمائے (آمین)۔

۳۔ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس جناب محمد یوسف پٹیل صاحب بمبئی کے سانحہ ارتحال پر اپنے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے، وہ مسلم پرسنل لا بورڈ کے تاسیسی رکن تھے، اور ۲۷ء میں مسلم پرسنل لا کنونشن بمبئی کے سکریٹری مجلس استقبالیہ تھے، پرسنل لا بورڈ کے قیام کے بعد عرصہ تک سکریٹری بھی رہے، قانون شریعت کے تحفظ کی جدوجہد میں ان کی خدمات قابل قدر ہیں، مجلس عاملہ کا اجلاس ان کے لئے دعاء مغفرت اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ انھیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔

۴۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی احمد علی سعید صاحب دارالعلوم دیوبند کے سانحہ ارتحال پر اپنے رنج وغم اور دکھ کا اظہار کرتا ہے، مولانا موصوف بورڈ کے تاسیسی رکن تھے، اور ہمیشہ بورڈ کے کاموں میں دلچسپی لیتے رہے، قانون اسلامی کی تدوین میں انھوں نے دلچسپی کے ساتھ حصہ کیا، اور اس کام کے لئے مونگیر اور پٹنہ کا سفر فرماتے رہے، فقہی بصیرت و گہرائی میں ان کا ممتاز مقام تھا، دارالعلوم دیوبند اور پھر دارالعلوم وقف میں افتاء وقضاء کے منصب پر فائز رہے اور نمایاں خدمات انجام دیں، مجلس عاملہ کا اجلاس حضرت مفتی صاحب کے لئے دعاء مغفرت اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

۵۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا اجلاس عالم اسلام کی معروف علمی شخصیت محدث کبیر

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کے سانحہ ارتحال پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے، انھون نے اپنی بے مثال صلاحیتوں سے ملت اسلامیہ کی گرانقدر خدمات انجام دیں، دعوت وتبلیغ کے ساتھ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی ان کا ممتاز مقام تھا، اعلی اخلاق، تقوی اور تواضع ان کی نمایاں صفت تھی، وہ علماء ہند کی علمی تحقیقات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے، خاص طور پر حضرت علامہ عبدالحیؒ لکھنویؒ کی متعدد تصانیف پر انھوں نے تحقیقی کام کیا، ان کی وفات سے علم وتحقیق کے میدان میں ایک بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے، اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے اوران کے درجات کو بلند کرے، آمین۔

۶۔ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مولانا مفتی عبدالوہاب صاحب ویلور، مولانا اظہارالحسن مرکز تبلیغ دہلی اور جناب محبوب حسن صاحب جگر جوائنٹ ایڈیٹر روزنامہ سیاست حیدرآباد کے سانحہ ارتحال پر بھی اپنے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے، یہ حضرات اپنے علم وفضل، خدمت اسلام اورقومی ودینی غیرت وحمیت میں ملک کے ممتاز افراد میں سے تھے، اللہ تعالی ان کے حسنات اورخدمات کو قبول فرمائے اورعلی علیین میں جگہ دے، آمین۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی علالت پر تشویش کا اظہار کیا گیا، اور دعاء رحمت کی گئی بعد ازاں آفس سکریٹری جناب مولانا نیاز احمد صاحب رحمانی نے سابقہ کارروائی پڑھ کر سنائی جس کی توثیق کی گی اور صدر اجلاس نے دستخط ثبت کئے۔

مولانا احمد علی قاسمی نے سوال کیا کہ سابقہ فیصلوں پر کیا عمل ہوا، اس کی وضاحت ہونی چاہئے، جنرل سکریٹری بورڈ مولانا سید نظام الدین صاحب نے فرمایا کہ بابری مسجد سے متعلق مقدمات کے سلسلہ میں ایک وفد وزیراعظم سے ملا تھااور عاملہ کی تجویزوں سے ان کو آگاہ کیا تھا، انھوں نے بورڈ کی تجویز سے اتفاق کیا تھا کہ ابھی ہائی کورٹ میں مقدمہ کی سماعت جاری رکھی جائے۔

وقف ایکٹ کی بھی دو میٹنگ ہوچکی ہےاور مجوزہ وقف ایکٹ میں جوخامیاں ہیں ان کی نشاندہی کرلی گئی ہے، جناب یوسف حاتم مچھالہ صاحب ایڈوکیٹ نے فرمایا کہ وقف ایکٹ کی تجویز میں نے جنرل سکریٹری کو بھیجی ہے، عاملہ ان ترمیمات پرغور کرکے اگلے اقدامات کا فیصلہ کرے۔

سپریم کورٹ میں دائر مقدمات کے سلسلہ میں وضاحت کرتے ہوئے مچھالہ صاحب نے فرمایا کہ شہناز شیخ والا مقدمہ جس میں بورڈ بھی فریق تھا اس کو سپریم کورٹ نے خارج کردیا ہے اور بقیہ مقدمات ابھی نمبر پر نہیں آئے ہیں، اس کے علاوہ احمد آباد سے بھی سپریم کورٹ میں ایک مقدمہ دائر تھا جس میں مسلم پرسنل لا کو رد کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا، ابھی سپریم کورٹ نے اس پر یہ فیصلہ دیا ہے کہ یہ کام کورٹ کا نہیں ہے، البتہ پارلیمنٹ کو قانون بنانے کا اختیار رہے، سرلا مدگل کیس میں فیصلہ کے اندر جو یونیفارم سول کوڈ کی بات کہی گئی ہے

اس کا اختیار بھی پارلیمنٹ کو ہے۔

مولانا مجاہدالاسلام قاسمی صاحب نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ ایک بہتر فیصلہ ہے، جناب ابراہیم سلیمان سیٹھ نے فرمایا کہا کیا شہناز شیخ کے مقدمہ کے فیصلہ کی روشنی میں دوسرے مقدمات کو ختم نہیں کرایا جاسکتا؟ مولانا مجاہدالاسلام صاحب نے فرمایا کہ نظیر تو اچھی بنی ہے مگر یہ کہنا مشکل ہے کہ آگے جج صاحبان کا رجحان کیا رہتا ہے؟ جناب ظفریاب جیلانی صاحب ایڈوکیٹ نے کہا کہ ۱۷/جولائی کو وزیراعظم سے ہم لوگوں کی ملاقات ہوئی تھی، بورڈ کی تجویز ہم لوگوں نے پیش کی، انھوں نے توجہ سے پڑھا اور کئی سوالات بھی کئے اور ہمارے موقف کو انھوں نے تسلیم کیا، ظفریاب جیلانی صاحب نے یہ بھی کہا کہ ابھی حال میں وزیرداخلہ کا انٹرویو ''انڈیا ٹوڈے'' میں چھپا ہے جو بالکل غیر ذمہ دارنہ ہے، اس کو کنڈم کرنا چاہئے، مولانا برہان الدین سنبھلی صاحب، مولانا فقیہ الدین صاحب، ابراہیم سلیمان سیٹھ، مولانا مجاہدالاسلام ساحب قاسمی اور یوسف حاتم مچھالہ صاحب کی گفتگو کے بعد طے کیا گیا کہ وزیراعظم سے مل کران کے سامنے وزیرداخلہ کا انٹرویو رکھا جائے اوران سے مطالبہ کیا جائے کہ قومی مورچہ سرکار کی کیا پالیسی ہے، اس کو واضح کریں، جناب ظفریاب جیلانی صاحب اور مچھالہ صاحب ایڈوکیٹ اس سلسلہ میں ایک تحریر مرتب کریں۔

جناب عبدالمنان صاحب ایڈوکیٹ نے فرمایا کہ بابری مسجد سے متعلق مقدمات اور شہادات گذارنے کے لئے کثیر اخرجات کی ضرورت ہے، اس میں دشواریاں پیش آرہی ہیں، جناب ظفریاب جیلانی صاحب نے بابری مسجد سے متعلق مقدمات کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ لکھنؤ ہائی کورٹ میں زیرسماعت مقدمات پر شہادتوں کا سلسلہ ۲۴/جولائی ۹۶ء سے شروع ہو چکا ہے اور اب تک دس گواہ پیش ہو چکے ہیں، اس وقت مولانا محمد ادریس بستوی صاحب کی جرح چل رہی ہے اوراب مقدمہ کی سماعت ۱۸/اپریل ۹۷ء سے شروع ہوئی، اب تک ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل جرح لکھی جاچکی ہے، اس دوران تقریباً ۵۷/دن کورٹ کی کارروائی ہوئی ہے، اس کے علاوہ سپریم کورٹ میں دائر مقدمات میں اب تک ہونے والی کاروائی کی باضابطہ بحث نہیں ہوسکی جبکہ چار تاریخوں میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے لئے پیش ہوئے ۲۶/مارچ کو عدالت نے یہ حکم دیا کہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد مقدمہ کی پیشی کے لئے اگلی تاریخ مقرر کی جائے گی، سپریم کورٹ میں دائر اسپیشل اپیل کی سماعت بھی ہورہی ہے، دوسرے فریق کی جانب سے مارچ میں جواسٹے کی درخواست دی گی تھی، اس کی سماعت اپریل میں متوقع ہے، ان سبھی مقدمات میں کافی اخراجات کی ضرورت ہے، بورڈ کے اراکین کواس کا احساس کرنا چاہئے۔

مولانا مجاہدالاسلام صاحب قاسمی نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں کمیشن کے سامنے بھی ہمیں نمائندگی

کرنی چاہئے اور اس کے لئے فنڈ کی ضرورت ہے، بقول حضرت امیر شریعت مولانا سید منت اللہ رحمانی علیہ الرحمہ کہ فنڈ کی کمی سے اگر ہم مقدمہ ہار گئے تو نہ خدا کے سامنے منہ دکھانے کے قابل ہوں گے اور نہ ملت کے سامنے، بورڈ کی مالی حالت مستحکم ہوگی تب ہی ہم منظّم طور پر مرکزی دفتر کو بھی فعال بنا سکتے ہیں۔

جنرل سکریٹر صاحب نے فرمایا کہ جے پور اجلاس میں لوگوں نے ۲۴/لاکھ کی رقم لکھوائی، مگر ڈیڑھ لاکھ سے زائد وصول نہ ہو سکی، یہی حال احمد آباد میں بھی ہوا، مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ آمد و خرچ کا ایک گوشوارہ بنا کر ارکان کو بھیجنا چاہئے، صدر اجلاس مولانا سراج الحسن صاحب نے فرمایا کہ اس مسئلہ پر کافی بحث ہو چکی ہے، بورڈ کی جانب سے اس کا اہتمام ہونا چاہئے تا کہ گا ہے گا ہے لوگوں کو آمد و خرچ کی اطلاع ہو جائے اس سے اعتماد بڑھے گا، ساتھ ہی اطلاعات و نشریات بھی بہت ضروری ہے۔

حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگ لاکھوں کی بات کرتے ہیں، میں خازن ہوں، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ پورے ۹۶ء میں کل بارہ ہزار روپے خازن کے پاس جمع ہوئے، بابری مسجد کے معاملہ میں مولانا پاریکھ صاحب نے فرمایا کہ مقدمہ کے سلسلہ میں بہت سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے اگر ہم مقدمہ ہار گئے تو کہیں کے نہیں رہیں گے، حکومت نے ایک موقع دیا تھا اس کو ہم نے نہیں مانا اب تو حکومت کو بھی دلچسپی نہیں رہی، مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب نے دہلی کی ایک کانفرنس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ شنکر اچاریہ سے تفصیلی گفتگو ہوئی تھی ایک راستہ ابھی بھی کھلا ہوا ہے اور اس میں مسجد کی اصل جگہ ہمیں مل سکتی ہے۔ جنرل سکریٹری صاحب نے مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب سے کہا کہ اس معاملہ کو آپ صدر بورڈ کے پاس رکھیں، ان کی منظوری کے بعد بورڈ کے سامنے رکھا جائے اور فیصلہ کیا جائے۔

مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے فرمایا کہ ۱۳۸۔۲ کے تحت فیصلہ کی بات یہ تھی کہ سپریم کورٹ میں بہت تاخیر ہوتی ہے، اس لئے طے کیا گیا تھا کہ ہائی کورٹ میں مقدمہ کی سماعت ہوتی رہے اور جب مرکزی حکومت صوبائی حکومت سے کنڈیشن طے کرلے اس کے بعد (۱۳۸۔۲) کے تحت سپریم کورٹ جانے سے کسی کو اختلاف نہیں ہے، بابری مسجد کی عمارت جہاں تھی وہاں اگر مسجد قائم ہو سکتی ہے تو صرف مسجد کی جگہ کو لے کر آپ حضرات مصالحت کے لئے تیار ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کو پہلے طے کیا جانا چاہئے، جنرل سکریٹری صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی ذمہ دارانہ طور پر کوئی تجویز اس مسئلہ کے حل کے لئے پیش کی جائے گی تو بورڈ ضرور غور کرے گا۔ جناب ظفریاب جیلانی صاحب نے مجوزہ قانون وقف سے متعلق ان دفعات کی وضاحت کی جس میں ترمیم ضروری ہے، جناب یوسف حاتم مچھالہ صاحب، مولانا مجاہدالاسلام صاحب قاسمی، مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی، مولانا سید نظام الدین صاحب، مولانا محمد ولی رحمانی صاحب اور جناب ابراہیم سلیمان سیٹھ صاحب نے بحث میں حصہ

کیا اور عاملہ نے ترمیمات کو منظور کیا اور کنوینر کمیٹی کو مجاز کیا گیا کہ وہ حکومت کے ذمہ داروں سے ملاقات کر کے ان ترمیمامت کو منظور کرانے کی کوشش کریں، اور جنرل سکریٹری صاحب کو کارروائیوں سے مطلع کریں۔

اصلاح معاشرہ واشاعت لٹریچر سے متعلق ایجنڈا پر گفتگو کرتے ہوئے جنرل سکریٹری مولانا سید نظام الدین صاحب نے فرمایا کہ ہندوستان ایک بڑا ملک ہے ایک آدمی کے بس کی بات نہیں ہے کہ پورے ملک کا دورہ کرے، اس لئے مناسب ہے کہ ان کاموں کے لئے صوبائی کمیٹی بنائی جائے تو کام میں آسانی ہو، مولانا حکیم محمد عرفان الحسینی صاحب نے فرمایا کہ صوبائی کمیٹی بنانے سے انتشار پیدا ہوگا۔ آج کل ہر آبادی میں اس طرح کی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، اس سے بہتر ہے کہ مرکز ہی کی ہدایت اور راہنمائی میں اصلاح معاشرہ تحریک چلائی جائے۔

مولانا سید نظام الدین صاحب نے فرمایا کہ مرکز کی درخواست پر ارکان بورڈ اصلاح معاشرہ کے لئے متحرک ہوں اور دورہ کریں، اصلاح معاشرہ سے متعلق لٹریچر تیار کرنے والی کمیٹی کا اجلاس لکھنؤ میں ہوا تھا، اس میں جو تجاویز منظور کی گئیں اس کا خلاصہ بھی جنرل سکریٹری صاحب نے بیان کیا۔

مولانا مجاہدالاسلام صاحب قاسمی نے فرمایا کہ بعض موضوعات پر قیمتی کتابیں موجود ہیں ان کی طباعت ہونی چاہئے اور جن موضوعات پر رسائل نہیں ہیں ان پر تحریریں لکھوائی جائے۔

مولانا سراج الحسن صاحب نے فرمایا کہ اجلاس جے پور میں ہم نے قیام دارالقضاء کا فیصلہ لیا تھا اس کو عملی طور پر انجام دینے کی ضرورت ہے، اور ضلع کی سطح پر کم از کم دارالقضاء کا قیام عمل میں لایا جائے اس منصوبے کی تکمیل کے لئے عملی کوشش ضروری ہے، مولانا مجاہدالاسلام صاحب قاسمی نے فرمایا کہ دارالقضاء سے متعلق پہلا کام تربیت یافتہ افراد تیار کرنا ہے، امارت شرعیہ نے اس طرف توجہ دی ہے اور عرصہ سے تربیت کا شعبہ کام کر رہا ہے، ملک کے کئی حصوں میں دارالقضاء کا قیام عمل میں آیا ہے، البتہ کچھ مقامی دشواریاں ہیں۔ اس لئے تیز رفتاری سے یہ کام نہیں ہو رہا ہے، جناب عبدالستار یوسف شیخ صاحب نے بمبئی میں دارالقضاء کے قیام اور وہاں اس سے جو فضا بنی ہے اس کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ عنقریب قاضی صاحب کا پروگرام اس سلسلہ میں ہونے والا ہے۔

تدوین قوانین اسلامی سے متعلق مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے فرمایا کہ اب صرف اتنا کام رہ گیا ہے کہ صدر محترم کا مقدمہ آجائے تو اس کی طباعت ہو جائے گی، صدر محترم نے عنوانات کی فہرست مانگی تھی، میں نے ان کے حوالہ کر دیا ہے، مولانا سید نظام الدین صاحب نے فرمایا کہ مجھ سے صدر محترم نے فرمایا کہ پورا مسودہ میرے پاس بھیج دیں تا کہ قانون دانوں سے دفعات کی ترتیب دکھلا کر اطمینان کرلوں، مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے فرمایا کہ ہفتہ عشرہ میں مسودہ جنرل سکریٹری کو بھیجد ونگا۔

ایجنڈا کے مطابق بورڈ کے آمد وصرف سے متعلق گفتگو ہوئی، مولانا عبدالکریم پاریکھ خازن بورڈ نے اپنا حساب پیش کیا، جنرل سکریٹری صاحب نے فرمایا کہ دسمبر ۹۶ء تک آمد وصرف کا گوشوارہ تیار ہے اور میرے ساتھ آیا ہے، آپ حضرات سن لیں، ممبران نے کہا کہ مقصد یہ ہے کہ حساب تیار رہے اور پیش کیا جائے، سنانے کی ضرورت نہیں، جنرل سکریٹری صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ میری تحویل میں دولاکھ روپے رکھنے کی اجازت دی گئی ہے، مونگیر کی تحویل کے سوا کبھی کوئی رقم اس سے زیادہ میرے پاس نہیں آئی ہے۔

بابری مسجد سے متعلق کمیشن کے سامنے نمائندگی کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے جنرل سکریٹری صاحب نے فرمایا کہ اس میں کثیر اخراجات ہیں، جماعتوں کو اس میں تعاون کرنا چاہئے۔ بحث وگفتگو کے بعد طے پایا کہ کمیشن کے سامنے نمائندگی کے لئے بورڈ کی طرف سے ایک وکیل مقرر کرلیا جائے، جناب ظفریاب جیلانی صاحب اور مولانا مجاہدالاسلام صاحب قاسمی مل کر وکیل کا انتخاب کریں۔

اجلاس بورڈ کے سلسلہ میں کئی باتیں سامنے آئیں، پٹنہ میں کیا جائے یا لکھنؤ میں یا مرادآباد میں، صدر محترم اپنی علالت کی وجہ سے تشریف نہیں لائے تھے، اس لئے طے کیا گیا کہ ان کے مشورہ سے اجلاس بورڈ کا مقام طے کیا جائے۔

جناب مولانا سراج الحسن صاحب نائب صدر بورڈ کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ابوالحسن علی ندوی

❖ ❖ ❖

This document was created with Win2PDF available at http://www.win2pdf.com.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.
This page will not be added after purchasing Win2PDF.